خود لاکر سری مہاستی پاربتی جی مہاراج کے درشن کے لئے آئے - اور وہ سب اشیاء آپ کی بھیٹ میں نظر کیں - جس پر آپ نے فرمایا کہ ہم اِن پدارتھوں کی بھیٹ نہیں لیتے ہیں - ہماری بھیٹ تو یہ ہے -

(۱) من سے سیتہ دھرم پر نشچے لانا -

(۲) بچن سے سیتہ دھرم کی تعریف کرنا -

(۳) کایہ سے دھن اور کامنی کے تیاگی سادھوؤنکو نمسکار کرنا -

(۴) - ہنسیا جھوٹ - چوری - اور راج ورُدہ - دھرم وِرُدہ - وغیرہ کاریوں کا تیاگ - یا کسی پھل وغیرہ کا ہی تیاگ کرنا -

یہ سُنکر پنڈت جی بولے اِن ارپن کئے ہوئے پدارتھوں کو اب ہم کیا کریں -

اسپر آپ تو خاموش ہی رہیں - مگر جو اُس وقت لوگ موجود تھے - اونہوں نے یہ کہا کہ آپ انہیں سندر ہی میں چڑھادیں - پس اونہوں نے وہ سب اشیاء مندر میں بھجوادیں -

پھر اونہوں نے آپ سے کچھ پرشن پوچھنے کی آگیا مانگی - آپ نے فرمایا پوچھ سکتے ہو -

پرشن - پنڈت جی - آپ کے مت میں مورتی پوجن سے

موکھش ہے یا نہیں؟

اوتر سری مہاستی پاربتی جی مہاراج ہمارے پرمانیک سوتروں میں موکھش زمکتی، مورتی پوجا سے نہیں مانی ہے۔ آتم گیان سے مانی ہے۔

پرشن پنڈت جی یہ تو ٹھیک ہے۔ ہمارے مت میں بھی کہا ہے۔ کہ یاوت کال گیان نہیں۔ تاوت کال مورتی پوجن ہے۔ پرنتو جب تک گیان نہ ہو۔ تب تک مورتی پوجن چاہیئے۔ گڈیوں کے کھیل وت جیسے چھوٹی بالکا گڈیوں کے کھیل میں من لگاتی ہیں۔ مگر جوان ہونے پر جب شادی ہو کر سسرال میں جاتی ہیں تب گڈیوں کا کھیل خود ہی چھوڑ دیتی ہیں

اوتر سری مہاستی جی مہاراج۔ ہاں۔ ہاں اگیان اوستھا کی کریا تو گیان اوستھا میں تیاگنے ہی یوگ ہوتی ہے یعنی وہ خود ہی چھوٹ جاتی ہے۔ کیا تم مورتی پوجکوں میں مورتی پوجتے پوجتے جب گیان ہو جاتا ہے۔ تب تم لوگ مورتی پوجا چھوڑ دیتے ہو۔ جیسے بالکا جوان ہونے پر۔ گڈیا کا کھیل چھوڑ دیتی ہے۔

پنڈت جی ذرہ چپ رہ کر بولے کہ چھوڑنا تو چاہیئے اوترستی جی۔ میں نے تو بوڑھے بوڑھے مورتی پوجک دیکھے ہیں۔ لیکن گیان ہونے کے پشچات بھی مورتی پوجن چھوڑتے

نہیں دیکھا۔ جس سے صاف ثابت ہوتاہے کہ اُن کو مورتی پوجا سے گیان ہی نہیں ہوتا۔ اگر گیان ہو جاتا تو مورتی پوجا چھوڑ دیتے۔ کیونکہ تم لوگوں نے اس بات کو پہلے خود ہی مانا ہے۔ کہ یاوت کال گیان نہیں۔ تاوت کال مورتی پوجا ہے۔

اس وشے کی مفصل بحث گیان دیپکا اور ستیارتھ چندر اودے جین پستک میں درج ہے۔ جو بعد ازاں سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے تصنیف کی ہیں۔ اس میں سے ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

مکھ بدی نمبر ۱۰

پنڈت جی کے انتھ کرن اور آستک ناستک پر پرشن

پھر اُنہی پنڈت جی نے سری ستی جی مہاراج سے پوچھا کہ آپکے مت میں انتہ کرن کو ہی جیو مانا ہے یا جیو کو ہی نیارا ہی۔ اُتر انتہ کرن تو جڑ ہے۔ اور جیو آتما چیتن ہے۔ وہ تو ایک کیسے ہو سکتے ہیں ایسا پرشن تو ناستک کیا کرتے ہیں۔ پنڈت جی ہماری منوسمرتی میں

تو ایسا لکھا ہے۔

नास्तिको वेदनिन्दकः

ناستکو وید نندکا

یعنی ناستک وہ ہیں جو وید کی نندیا کریں۔

سری مہا ستی جی مہاراج۔اس طرح تو اور بھی کہدینگے کہ ناشکو جین نندکا۔ ناشکو گرنتھہ نندکا۔ ناستکو پُران نندکا۔ ناشکو قُرآن نندکا۔ ناشکو انجیل نندکا۔ پس یہ آستک ناستک پنا کیا ہوا۔ یہ تو ایک جھگڑا ہو گیا۔ اسلئے آستک اور ناستک دونوں کے شبد ارتھ کا ہی وچار کرنا یوگ ہے۔

پنتہار۔ پنڈت جن کہتے ہیں

परलोकादिसत्तास्तिमति
र्यस्यास्तीति आस्तिकः
नास्तिमतिर्यस्यास्ती
ति नास्तिकः—

پرلوک آدی آستی متر یسیا سیتی آستک ناستی متر یسیا سیتی ناستک

یعنی جڑ۔ چیتن - آتما۔ پرماتما۔ لوک ۔ پرلوک ۔ بندھ ۔ موکش ان کی جو آشتی (ہستی) مانیں ۔ یعنی یہ پدارتھ ہیں ۔ ایسا مانیں وہ آستک ہیں ۔

اور جو اِن پدارتھوں کی ہستی سے مُنکر ہوں ۔ یعنی ایسا مانیں کہ یہ پدارتھ نہیں ہیں وہ ناستک ہیں

پس اس قسم کے پرشن اوتروں سے سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے ثابت کر دیا ۔ کہ انتہکرن جڑ ہے اور جیواتما چیتن ہے ۔

اس کا مفصل حال آپ نے اپنی تصنیف کردہ سمکت سوریودے جین میں رکھا ہے ۔ ناظرین وہاں سے ملاحظہ کر سکتے ہیں ۔

پس آپ کے یہ تسلی بخش جوابات سُن کر پنڈت جی معہ دیگر پنڈتوں و شروتاجنوں کے بہت ہی خوش ہوئے ۔ اور دہن باد دیتے ہوئے بعد پر نام واپس چلے گئے ۔

پس اِس طرح سے گیان کا پرکاش کر کے بعد ختم ہونے چترماسہ کے آپ نے وہاں سے بیہار کر دیا ۔

ضروری نوٹ

گھربدی ۔ ۱ میں سری بھگوان مہابیر سوامی جی ۲۴ میں تیرتھنکر کا وِکھشیا کلیان ہوا ہے

مگھر بدی ۱۱

آپ کا جموں سے بہار کرنا

سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے جموں سے سیالکوٹ
کی طرف بہار کر دیا۔ اور جموں کے شراوک وشراوکہ
قریباً دو صد کی تعداد میں نوانشہر تک جو جموں
سے قریباً ۹ کوس کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ آپ کو
چھوڑنے کے لئے آپ کے ہمراہ گئے۔ اِدہر سیالکوٹ
کے شراوک، وشراوکہ بھی آپ کے استقبال کے لئے
قریباً اتنی ہی تعداد میں نواں شہر آحاضر ہوئے۔ اجگہ
آپ نے جیو دیا کے وِشہ پر ایک بڑا ہی پُرتاثیر لکچر
فرمایا۔ نواں شہر کے بھی بہت لوگ لکچر سننے کے لئے
اکٹھے ہوگئے۔ اور سُننکر نہائت ہی خوش ہوئے۔ اُن
میں سے بھی کئی اشخاص کو تو اس قدر اثر ہوا۔ کہ انہوں
نے اُسیوقت مانس۔ مدرا وغیرہ کا تیاگ کر دیا۔ پس
وہاں سے روانہ ہوکر آپ سیالکوٹ شہر میں رونق افروز
ہوگئیں۔ چند روز آپنے پوتر اوپدیشوں کی برکھا سے وہاں
کے باشندگان کے دہرم دہیان کو تروتازگی بخش کر

وہاں سے بہار کر دیا۔ اور گوجرانوالہ میں پدھاریں۔

آپ کے پُرتاثیر لکچروں سے لالہ نہال چند اوسوال پوجیرہ کی دُختر (لڑکی) بی بی کرم دیوی جی کو ویراگ ہو گیا اور دِکشا لینے کی اِچھا کر کے اُنہوں نے اپنے پتا سے آگیا مانگی۔ جنہوں نے بہت تکرار کے بعد جب اُس کو اپنے ارادہ میں پختہ پایا تو آخر آگیا دیدی۔

سری مہاستی پاربتی جی مہاراج وہاں سے بہار کر کے امرتسر رونق افروز ہو چکی تھیں۔ جبکہ بی بی کرم دیوی جی بھی ان کے چرنوں میں حاضر ہوئیں۔ وہاں کے شراوک اور شراوکوں نے بڑی خوشی سے اُن کی دِکھشا کی تاریخ پوہ بدی ۸ مقرر کی اور بڑے اوتشاہ سے دِکھشا دلوادی پس امرتسر سے بہار کر کے کئی شہروں میں دیا دھرم کا جھنڈا پھراتی ہوئیں آپ ہوشیار پور پدھاریں۔
اور آپکا سمت ۱۹۳۹ کا چترماسہ وہیں کا منظور ہوا۔

ضروری نوٹ

مگر بدی ۱۱ کو چھیویں تیرتھنکر سری پدم پربھو جی کا موکش کلیان ہوا ہے ناظرین چونکہ سمت ۱۹۳۸ میں جینا چاریہ مہاراج سری سری ۱۰۰۸ پوج امرسنگھ جی مہاراج کا دیو لوک ہوا تھا۔ اسلئے مگھر بدی ۱۲ کی تاریخ ان کی مختصر سوانح عمری کیلئے رکھی جاتی ہے

مگھر بدی ۱۲

سری سری پوج امر سنگھ جی مہاراج کی مختصر سوانحعمری

آپ کے پتا کا نام سریمان لالہ بُدھ سنگھ جی اور آپ کی ماتا جی کا نام سری متی کرم دیوی جی تھا۔ آپ کے پتاجی امرتسر کے نواسی تھے۔ اوسوال (بھابڑہ) کے ایک اعلےٰ اور نیک خاندان سے تھے۔ اُن کا بیوپار جواہرات کی خرید و فروخت تھا۔ اس خاندان میں آپکا جنم سمت ۱۸۶۲ بکرم میں ہوا تھا۔ آپ کے والدین نے آپ کی پرورش بڑے ناز (لاڈ) سے کی اور بڑے شوق سے تعلیم دلوائی۔ آپ اپنے والدین کے بچپن سے ہی تابعدار تھے۔ اور دوکان و گھر کے کاروبار خود کرنے میں ہوشیار تھے۔ اور دیا۔ دان۔ نیم سامایک سمبر۔ پوسا۔ وغیرہ دھرم دھیان بھی ہر مناسب و مقررہ اوقات و موقعات پر کرتے تھے۔ آپ کی شادی ایک اعلےٰ اوسوال خاندان شہر سیالکوٹ میں کیگئی۔ آپ کے تین پُتر (فرزند) اور دو کنیا (دُختر) تھیں مگر افسوس کہ آپ کے دو لڑکے

توبہت چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ اور تیسرا جو بڑے ناز (لاڈ) سے پلا تھا اور کچھ تعلیم بھی پا چکا تھا۔ صرف ۱۸ / ۱۹ سال کا ہو کر ہی اس جہان فانی سے کوچ کر گیا۔ جب تینوں ہی یکے بعد دیگرے آپ کی آنکھوں کے سامنے کوچ کر گئے تو آپ کے دلپر دُنیا کی ناپائیداری کا سچا فوٹو فوراً کھنچ گیا آپ نے سمجھ لیا۔ کہ دُنیا کے کل پدارتھ انت (ایک حالت میں قائم نہ رہنے والے) ہیں۔ جب میرے فرزند جیسے میرے پُتر پیارے دیکھتے دیکھتے ہی گُم ہو گئے ہیں۔ تو میں کیا جیتا ہی رہونگا۔ میں بھی کسی روز چلا جاؤنگا۔ اِس زندگی کا اعتبار ہی کیا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

یہ دُنیا سربسر اندوہ و غم ہے
خوشی نایاب اس میں عیش کم ہے
نہیں لائق ہے اس میں دل لگانا
مقام آخریں سب کا عدم ہے جانا

اس جہان میں کوئی نہ جُونک نہ ہسا ہو گا۔ اور نہ ہنستے ہی پھر رویا ہو گا۔ دُنیا کے ہاتھ سے سالم کوئی ہو گا۔ جو بچ رہا ہو گا ÷

چونکہ یہ قاعدہ قدرتی ہے کہ پُن دان پرانیوں کو خود بخود سینوگ بھی اچھا ہی ملجاتا ہے۔ اِس لئے جب آپ ایک دفعہ جواہرات کے بیوپار کو ریاست جے پور میں بیوپار

تو وہاں آپ کو پُن یوگ سے سری سری ۱۰۰۸ پوج رام لعل جی مہاراج کے درشنوں کا نیک موقعہ نصیب ہوا جب آپ نے اُن کا ویاکھیان سُنا - تو آپ کا دل جو پہلے ہی سے دُنیا کے ناپائیدار پدارتھوں سے اوداسس تھا اُن کے پرم اوتم اوپدیش سے اور بھی اوداسس ہوگیا۔ بلکہ (سنسار دکھوں سے نکلنے کے اور موکش مارگ پر چلنے کے سادہن) سنکر اس قدر ویراگ ہوگیا۔ کہ آپ نے دیا۔ ستنہ۔ دت برہم چریہ اور اپرگرہ ان پانچوں مہاورتوں (دیوں) کے تین کرن اور تین یوگ سے پالن کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔

پس آپ نے سری سری پوج رام لعل جی مہاراج سے اپنا دِلی خیال ظاہر کیا۔ اور عرض کی کہ آپ دہلی پدھارنے کی کرپا کریں - میں بھی گھر کے انتظام سے فارغ ہوکر تھوڑے عرصے کے اندر ہی آپ کے چرنوں میں دہلی حاضر ہوکر دِکھشا کو دھارن کرونگا۔

پس سوامی رام لعل جی مہاراج نے اُن کی درخواست کو منظور کرکے وہاں سے دہلی بہار کردیا۔ اور دہلی پدھار گئے۔ اُدھر سری امرسنگھ جی نے بھی امرتسر آکر زیورات وغیرہ کو مابین اپنی دختران کے تقسیم کردیا۔ اور لالہ کرپا رام سکنہ امرتسر کو جو آپ کی لڑکی کا فرزند تھا اپنی جائداد کا وارث قرار دیا۔ پس گھر کا انتظام کرکے

آپ وہاں سے دہلی آ گئے۔ اور ۳۶ سال کی عمر میں مِتی
بساکھ بدی ۲ سمت ۱۸۹۸ بکرم میں سری سری پوج رام
لعل جی مہاراج کے چرنوں میں دِکھشا دھارن کر لی۔ اور
۴۷ سال تک شہر بہ شہر شیر کی طرح بِچر کر دیا۔ ستیہ
دھرم کا پرچار کرتے رہے۔ آپ نے دھرم بچش میں
بڑے بڑے اوپکار کئے۔ یعنی فضول ہانی کارک رسومات
مثلاً بر موقعہ شادی آتشبازی چلانا۔ رنڈیوں اور بھانڈوں
وغیرہ کا نچانا۔ چاولوں کی مانڈ (پیچھ) کا بدررو ؤں (موریوں)
وغیرہ میں ڈالنا۔ وغیرہ وغیرہ بند کرا دیا۔ اور آپ نے تپیا
بھی ۳۳ برت تک کی۔ آخر ۷۶ برس ۲ ماہ کی عمر پا کر
سمت ۱۹۳۸ بکرم میں سُرگ باش ہو گئے۔

ناظرین چونکہ سری سری پوج امر سنگھ جی مہاراج کی
سوانح عمری بحروف ہندی علیحدہ چھپ چکی ہے اِس
لئے میں نے اُن کا اِس جگہ زیادہ حال نہیں دیا۔

مگھر بدی ۱۳

آپ کا سمت ۱۹۳۹ کا چترماسہ دوسری دفعہ ہوشیارپور میں

سری مہاستی پاربتی جی مہاراج کا سمت ۱۹۳۹ کا چترماسہ ہوشیار۔پور میں ہوا۔ اُس چترماسہ میں آپ کے اُپدیشوں سے کئی ایک اشخاص نے بیسوا اور جوا اور حقہ نوشی وغیرہ کا تیاگ کیا۔ اور کئی ایک مذاہب کے اشخاص نے جیو گھات (شکار) ماس آہار۔ مدہ پان وغیرہ وغیرہ پاپ کرموں کا سچے دل سے پرہیز کیا۔ علاوہ ازیں اور بڑے اوپکار ہوئے مثلاً برادری کی بے اتفاقی کو ہٹا کر اتفاق کرا کر شانتی کا کرانا وغیرہ وغیرہ۔ اور بعد ختم ہونے چترماشہ کے آپ نے وہاں سے بجانب دہلی بہار کر دیا۔ راستہ میں شہر بشہر دھرم کا پرچار کرتی ہوئیں دہلی پہنچ گئیں۔ چونکہ آپ بعد ایک مدت دراز کے دہلی پدھاریں تھیں۔ اسلئے وہاں کے شراوک شراوکہ نے آپ کی تشریف آوری کے نیک موقعہ پر بہت خوشی ظاہر کی اور کسی نے سمکت دھارن کی۔ اور کسی نے باران برتین دھارن کئیں۔ ایسے ایسے کئی دھرم کے

کام عمل میں لائے گئے۔ پس آپ نے کچھ عرصہ ٹھہر کر وہاں سے بہار کر دیا۔ اور لوہارا گاؤں ضلع میرٹھ میں پدھارین۔ وہاں کے شراوکوں نے بھی آپ کی تشریف آوری پر بہت خوشی منائی۔ اور یہ بنیتی کی۔ کہ آپ اِس دفعہ چترماسہ ہمارے اسی کھیتر میں کریں۔ چنانچہ آپ نے اُنکی درخواست پر سمت ۱۹۷۰ کا چترماسہ وہیں کا منظور کر لیا۔

گھہری ۱۴

آپ کا دوسری دفعہ سمت ۱۹۷۰ کا چترماسہ لوہارا ضلع میرٹھ میں

سری مہاستی پاربتی جی مہاراج کا سمت ۱۹۷۰ کا چترماسہ لوہارا میں ہوا۔ یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اس میں شراوک لوگ اگروال بنئے بکثرت آباد ہیں۔ آپ کے چترماسہ سے ان لوگوں کو دھرم کا بڑا ہی لابھ ہوا۔ اور تپسیا بھی بہت ہوئی۔ کئی بھائیوں نے پندرہ پندرہ اور دس دس اور آٹھ آٹھ روز کے برت کئے۔ کئی شراوک اور شراوکہ نے روز مرہ سمایک کرنے کا نیم کیا۔ ایسے ایسے

بہت ہی اوپکار ہوئے۔ پس اس طرح سے دیا دھرم کا پرچار فرماتی ہوئیں۔ بعد ختم ہونے چترماسہ کے آپ نے آگرہ کی طرف بیہار کر دیا۔

آپ کی درخواست پہلی گورنی جی سے اوُرن ہونے کے لئے

لوہارا گاؤں سے سری مہاستی پاربتی جی مہاراج آگرہ میں پدھاریں وہاں آپکی پہلی گرُنی جی سری ہیرا دیوی جی مہاراج براجمان تھیں۔ آپ نے اُن کے درشن کئے۔ اور عرض کی کہ آپ نے مجھپر دیا دان وغیرہ کا بڑا ہی اوپکار کیا تھا۔ اِس لئے میری آپ سے اوُرن (فرض ادا) کرنے کو دو درخواستیں ہیں۔ اول یہ کہ آپ پانچ مہا برتوں کی آروپنا کریں۔ اور سوتر کے انوسار پرا چھت یعنے کچھ تپسیا گرہن کرنے کی کرپا کریں۔

دوئم یہ کہ آپ میرے ساتھ بیہار کی کرپا کریں تاکہ میں بھی یتھا یوگ آپ کی سیوا کرسکوں۔ سری ستی ہیرا دیوی جی مہاراج آپ کے ایسے میٹھے سُکھدائی بچن سُنکر بڑی ہی پرسن ہوئیں۔ اور فرمایا۔ کہ یہ دونو باتیں تو درست ہیں۔ مگرمیں تو پہلے ہی سے بیہار نہیں کرسکتی

ہوں اور آپ نے جو میرے پڑھائے سِکھائے کو اِس قدر سپُھل کیا۔ جو کہ جگہ جگہ دھرم کا پرچار کر رہی ہو۔ اِس سے میں بہت ہی خوش ہوں۔ پس آپ وہاں سے بہار کر کے میان دو آب میں پدھاریں۔ پھر چھپرولی ضلع میرٹھ کے شراوکوں نے آپ کے چرنوں میں چترماسہ کے لئے بینتی کی۔ چنانچہ آپ نے اُن کی درخواست پر سمت ۱۹۴۱ کا چترماسہ وہیں کا منظور کر لیا۔

۱۵ مگھر بدی

آپ کا سمت ۱۹۴۱ کا چترماسہ چھپرولی میں

سری مہاستی پاربتی جی مہاراج کا سمت ۱۹۴۱ کا چترماسہ چھپرولی ضلع میرٹھ میں ہوا۔ اِس چترماسہ میں پنجاب کے مختلف اضلاع کے علاوہ۔ اضلاع میان دوآب۔ گجرات۔ کاٹھیاواڑ تک کے شراوک شراوکہ حضور کے درشنوں کو حاضر ہوئے۔ جن کی خاطر تواضع وہاں کے بھائیوں نے بہت کی۔ یعنے یاتریوں کے لئے جو ضروریات ہونی چاہئیں۔ وہ سب انہوں نے مہیا کیں۔ اس خیال سے کہ کسی صاحب کو کوئی دِقت نہ ہو۔

اور وہاں پچرنگی تپسیا بھی ہوئی اور بھائیوں کو اس قدر اوتساہ تھا۔ کہ وہ بعد دیاکھیان مابین حاضرین لڈو تقسیم کرتے تھے۔ اور محتاجوں کو دان پُن بھی کرتے تھے۔ پس دیا دھرم کا پرچار کرتی ہوئیں۔ بعد ہونے چترماسہ کے آپ دہلی۔ رہتک اور بانگر دلیش میں بچرتی ہوئیں۔ دوآبہ جالندھر میں پدھاریں۔ اور ہوشیارپور کے بھائیوں کی بینتی پر آپ نے سمت ۱۹۴۲ کا چترماسہ وہاں ہی منظور کیا۔

مگھر سُدی ایکم
آپ کا سمت ۱۹۴۲ کا چترماسہ ہوشیارپور میں تیسری دفعہ

آپکا سمت ۱۹۴۲ کا چترماسہ ہوشیارپور میں ہوا یہاں پر آپ کے پُرتاثیر واکھیانوں (لیکچروں) سے بڑا اوپکار ہوا یعنے پبلک پر جین دھرم کی فضیلت کا خوب اثر پڑا۔
اِس چترماسہ میں آپ کو ایک پُستک دکھلایا گیا۔ جو آتمارام جی مہاراج (آنند بجے سوری) کا بنایا ہوا تھا۔ جس کا نام جین تتوادرش گرنتھ ہے۔ آپنے اسکو پڑھا۔ تو معلوم ہوا کہ اِس میں اکثر امور ایسے بھی درج ہیں۔ کہ جو خلاف منشا

جین سوتروں کے ہیں۔ ممکن ہے کہ ایسے غلط امور کو لوگ صحیح مان بیٹھیں اسلئے ایک پستک بنانی چاہیئے۔ جس کو پڑھکر لوگ ست اسّت کو خود ہی سمجھ لیں گے۔ پس بعد چتر ماسہ بہار کرکے آپ ماچھی واڑہ میں پدھاریں۔ وہاں آپ کے اوپدیش کا اثر جین و دیگر مذاہب والوں پر ایسا پڑا کہ کئی اشخاص نے واہیات رگریا یعنے (سیتلا) (مسانی) شیخ۔ سید۔ وغیرہ وغیرہ کی پرستش کا و نیز جھوٹھی گواہی دینے کا اور امانت رکھکر منکر ہوجانے کا اور جوا کھیلنے کا تیاگ کردیا۔ اور ماچھی واڑہ کے ڈھنڈیگنہ مل ساہوکار کی پوتی لالہ رادھا کرشن کی بیٹی بھگوان دیو ئی جی کی دیکھیا لینے کی منشا ہوئی پس وہاں سے بہار کردیا ؛

منگھر شدی ۲

روپڑ میں دِکشا اور لستوا اوپکار

آپ روپڑ ضلع انبالہ میں رونق افروز ہوئیں وہاں سریمتی بھگواندیوی جی اپنے رشتہ داروں سے آ گیا لیکر آپ کے چرنوں میں آ حاضر ہوئیں۔ اور اپنے ہمراہ زیورات اور کسی قدر نقدی بھی پُن دان کرنے کی اچھا سے بیتی آئیں۔ سری مہا ستی جی مہاراج نے فرمایا۔ کہ تم

اسقدر درب (دولت) اپنے ساتھ کس کی اور کیوں لائی ہو۔ اُنہوں نے جواب دیا۔ کہ میں خاص اپنا ہی لائی ہوں کسی اور شخص کا اِس سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ گرہستی لوگ بڑی محنت اور جانفشانی سے جو درب کماتے ہیں۔ اس میں جھوٹھ کپٹ وغیرہ پاپ پربرتی کو بھی آچرن کرتے ہیں۔ اسلئے اس درب کو دیا۔ دان وغیرہ پراوپکار کے سوائے دیگر فضول طریق سے صرف کرنا یوگ نہیں ہے۔ تب سریمتی بھگوا ندیوی جی نے اپنے ساس اور دیور کو بلوا کر کل زیورات انکو دے دیا اور قریبًا چار پانچ سو روپیہ کے سوتر اپنے لئے منگوالئے اور چار پانچ سو روپیہ دِکھشا پر پُن دان میں لگا دیا۔ سری متی بھگوا ندیوی جی کی دِکھشا کی ایک تاریخ قرار دی گئی بیرونجات کے شرادک اور شرادکہ مدعو کئے گئے۔ اور ریاست نالہ گڈھ سے کئی سرکاری سامان اور ہاتھی وغیرہ مہوتسو کے لئے منگوائے گئے۔ شریمتی بھگوا ندیوی جی کو ایک پالکی میں بٹھلا کر اوپر سے روپئوں کی نثار کرتے ہوئے جلوس بڑی دھوم دھام سے بھجن منڈیوں کے مبارک نگر کیرتن سے بازارمیں سے ہوکر اُسجگہ پہنچا۔ کہ جہاں پر رسوم دِکھشیا ادائے ہونی تھی۔ پس سریمتی بھگوا ندیوی جی پالکی سے اُتر کر اپنے دُنیاوی زرق برق والے لباس اور زیورات کو تیاگ کر تیتھا دِدہی جین آریاؤں کا لبا

پہن کر سری مہاستی پاربتی جی مہاراج کے چرنوں میں پرنام کرکے دست بستہ کھڑی ہوگئیں۔ اور مودبانہ عرض کی کہ مجھے دِکھشیا دینے کی کرپا کریں۔ پس آپ نے بخوشی بڑے بہاری ہجوم میں رِتی جیٹھ شدی ۱۰ سمت ۱۹۴۳ کو شریتی بھگوانندیوی جی کو دکھشا کا پاٹھ پڑھادیا۔ جنہوں نے اُس لمحہ سے تمام زندگی دھرم کے ارپن کردی۔ شرادک شرادکہ کے مکھوں سے دھنباد دھنباد اور جے جے کار کی مبارک صدائیں سب طرف سے نکلنے لگیں۔ اور دیکھنے والوں کے ہردوں میں ایک خاص ویراگ کا اثر پیدا ہوا۔ غرضیکہ دِکھشیا مہوتسو بڑے اُتساہ سے منایا گیا۔ اور دیا دھرم کا بڑا ہی پرکاش ہوا۔

پس آپ نے وہاں سے کھرڑ اور بنُور کے راستہ انبالہ کو بیہار کردیا۔ اور وہاں پہنچکر شراوکوں کی دھرم میں زیادہ رُچی دیکھکر سمت ۱۹۴۳ کا چترماسہ وہاں کا منظور کرلیا۔

مگہر شدی ۳

آپکا سمت ۱۹۴۳ کا چترماسہ انبالہ شہر میں

آپکا سمت ۱۹۴۳ کا چترماسہ انبالہ شہر میں ہوا۔ آپ کی پوتر بانی سننے کے لئے دیگر مذاہب کے لوگ بھی بکثرت آتے تھے آپ آچارانگ سوتر سناتی تھیں۔ جس میں جیو یونیوں

جنگم یعنے انڈج (انڈوں سے پیدا شدہ) جیرج (جیر سے
پیدا شدہ) سوے دج (پسینا وغیرہ میل یا گندگی سے
پیدا شدہ) اودبھج (پانی مٹی وغیرہ سے پیدا شدہ) اُنکی
اُتپتی اور اہار آیو کرم آوک کے وچار پر داکھیان ہوتے
تھے۔ ایک روز ویاکھیان کے بعد ایک شخص بھگویں
کپڑے والے سادھو نے جو اپنے آپ کو ایک ویدانت
مت کا سنیاسی قرار دیتا تھا۔ سری مہاستی پاربتی جی
مہاراج سے کچھ پرشن اُتر کئے جو ذیل میں درج ہیں۔

(پرشنوتر)

پرشن سنیاسی۔ آپ کے سمدرشٹ ہے۔ اور آپ
سروگیہ بھی ہیں یا نہیں۔
اُتر سری مہاستی پاربتی جی مہاراج۔ ہاں مجھ میں
یتھا بہاو سمدرشٹ بھی ہے اور یتھا سُرتی سروگیہ بھی
ہوں
سنیاسی۔ دہن ہیں آپ اور کرتارتھ ہے آپکا جنم۔ مگر
آپ کے بھوجن برتی کا بیوہار کیسا ہے۔
سری مہاستی جی مہاراج۔ سریشٹ آچرن والے کُلوں
سے نردوشں پدارتھ بھکشا لاکر اُودر پورنا کر لیتے ہیں۔
سنیاسی۔ تب تو آپ کی پہلی کہی ہوئی دو نو باتیں جھوٹی
ہوئیں۔ یعنی سمدرشٹ اور سروگیہ ہونا۔
سری مہاستی جی مہاراج۔ وہ کیوں؟